سرگذشت
آگرہ کالج
جسکو
امانت داران مدرسہ نے
تیار کرکے مشتہر کیا
مطبع اعجاز محمدی آگرہ میں محمد علی کے
اہتمام سے چھپی
LYTTON LIBRAR
Date
ALIGARH.
MUSLIM UNIVERSIT

سرگذشت

آگرہ کالج

جسکو

امانت داران مدرسہ نے

تیار کرکے مشتہر کیا

مطبع اعجاز محمدی آگرہ میں محمد علی کے

اہتمام سے چھپی

سنہ ۱۸۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسۂ آگرہ کی سرگذشت

مدرسۂ آگرہ کے امانت دارونکو بارہا ترغیب ہوئی کہ مدرسہ جو اُنکے سپرد کیا گیا ہے
اُسکی ایک مختصر کیفیت تیار کیجائے اور خصوصاً اوس نازک حالت کی جو حال مین
اوسپر گذری ہے چنانچہ مختصر حالات اوسکے تیار کیئے گیئے اور امید ہے کہ اون اصحاب
کو جو اس کالج کے واسطے دل کھولکر لڑے ہین یہہ کیفیت دلچسپ ہو اور توقع ہے
کہ دیگر اصحاب کو اس تعلیمگاہ کی امداد پر جو اہل ہند کی اعانت کی مستحق ہی مایل کرے
ہمارا انشا یہہ نہین ہے کہ پرانے جھگڑے تازہ کرین یا مباحثہ کی آگ کو از سر نو
بھڑکاوین وہ آگ اب بفضلہ فرو ہوگئی اور اوسکے دوبارہ افروختہ ہونیکی امید

نہین ہے ہمارا دلی منشا صرف یہہ ہے کہ مدرسۂ آگرہ کے پوست کندہ حالات سے
اُن صاحبون کو آگاہی حاصل ہو جنکا دل وجان سے اُسکے ساتھہ تعلق ہے اور
دیگر اصحاب بھی واقفیت حاصل کرکے ممد ومعاون ہون اکثر حالات جو تحریر ہوئے
ہین وہ سنہ تعلیم کی سالانہ رپورٹون سے لئے گئے ہین -

آگرہ کالج کے بانی مبانی پنڈت گنگادھر شاستری ایک شخص فاضل متند تھے
سنہ ۱۷۶۹ء مین چند دیہات ضلع علیگڈہ ومتھرا مین سری پیشوا مادھوراؤ
نے بدین غرض اونکو عطا فرمائے کہ اونکی آمدنی سے غریب الوطن آنے جانے والون
اور برہمنون اور وید کے طلبا کو مدد ملے اور مابقی شاستری جی مہاراج اپنے ذاتی
صرف مین لاوین - شاستری جی نے سنہ ۱۸۱۳ء مین وفات پائی اوس زمانہ مین علیگڈہ
اور متھرا پر سرکار انگریزی کا قبضہ ہوگیا تھا - پنڈت صاحب کے لڑکون مین اس
جایداد کی تقسیم کی نسبت نزاع ہوا چنانچہ سنہ بورڈ آف ریوینیو نے جو اوس زمانہ
مین بورڈ آف کمشنران کہلاتا تھا کل حالات بحضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر
بھیجدئے اوس وقت مین اس امر کی تحقیق کی گئی کہ منشائے اسناد کیا ہے آیا جایداد
وقف شاستری جی کی ذات کے لئے تھی اور اوسکو اونکے بیٹے وراثتًا پاسکتے ہین
یا اوس سے رفاہ عام مقصود تھا چنانچہ یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ عطیہ فوائد عام کے
لئے ہے مگر چونکہ ایسے معاملات مین فیاضی ہماری سرکار کا خاصہ ہے ایک ربع کل
آمدنی سے اونکے پسران کے واسطے حین حیات تجویز ہوا اور باقی کی نسبت یہہ
امر پیش رہا کہ کیونکر کام مین لایا جائے چنانچہ یہہ معاملہ سنہ ۱۸۲۱ء تک طے نہوا اور
جایداد مذکور کی آمدنی سے قریب ایک لاکھ کے روپیہ جمع ہوگیا ابتدائی تجویزات

جو حضور گورنمنٹ اس غرض سے پیش ہوئین کہ یہہ وقف کس طور سے کام مین لایا
جاوے یہہ تھین کہ ایک علمی مدرسہ ہندؤن کی تعلیم کے لئے متھرا مین یا ایک دار الشفا
کلان بمقام آگرہ یا ایک مدرسہ علمی اہل اسلام کیواسطے آگرہ مین قایم کیا جاوے مگر
دوران زمانہ مین یہہ تجاویز فراموش ہوگئین آخر کار سنہ ۱۸۲۱ء مین یہہ امر
قرار پایا کہ آگرہ مین ایک کالج قائم کیا جاوے اور اوس مین ہر علم و زبان جو
اہل ہنود و اہل اسلام دونون کو مفید ہون پڑہائے جاوین اس کالج کے خیرخواہون
کو اوسکے ابتدائی حالات سننے سے بڑا لطف حاصل ہوگا تصور فرمایئے کہ سنہ ۱۸۲۳ء
مین کل چھہ مدرس تھے اور اونکی تنخواہون کی میزان صرف ۳۱۰ ماہواری تھی
اور بخلاف اسکے وظیفہ جو طلبہ کو دیا جاتا تھا اوسکی مقدار ۵۵۶ ماہواری کی تھی کیونکہ
یہہ خیال کیا گیا تھا کہ بہت سے طالبعلم غالباً پردیسی بھرتی ہونگے اور باوجودیکہ
اوس زمانہ مین سامان خور و پوش ارزان تھا تاہم مقدار وظیفہ عہ سے ر اور
للعہ ماہوار تھی - اس زمانہ مین کمیٹی منتظم مدرسہ ملقب بہ آگرہ لوکل ایجنٹس تھی اور
کمیٹی مذکور مین صاحب جج اور مجسٹریٹ ضلع بھی شریک تھے چونکہ سیکریٹری کا اس
کمیٹی کے واسطے ہونا امر ضروری تسلیم کیا گیا تھا لہذا نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے
اس امر کے تحقیقات کرنے کی ہدایت کی کہ آیا صاحب سول سرجن یا کوئی اور افسر
ملکی یا فوجی مقیم آگرہ جو اس کام کے لایق ہو وہ اس خدمت کو اس طور سے انجام
دے سکتا ہے یا نہین کہ اوسکے منصب سرکاری کے فرایض بجا لانے مین ہرج نہو
اس تحقیقات کے نتیجے سے ہمکو کچھہ آگاہی نہین مگر آگرہ کالج کے ابتدائی انتظام او
عملہ کی یہہ کیفیت تھی - مدرسہ آگرہ کی خاص عمارت سنہ ۱۸۲۷ء مین باہتمام لفٹنٹ بالوصاحب

تیار ہوئی اور پندرہ سال کے بعد ایک جانب کا باز و تعمیر ہوا۔ قبل تعمیر عمارت مدرسہ ایک کرایہ کے مکان مین کالج کا آغاز ہوا اور آمدنی وافر اور کافی ہونیکی وجہ سے ایک بزرگ اور وسیع باب فائدہ اور فیض رسانی کے لئے کھولا گیا اس زمانہ مین ان اضلاع کی دوسری حد پہ یعنی بنارس مین صرف ایسا مدرسہ تھا (جسکی بنا ۱۷۹۲ء مین قائم ہوئی تھی) جو آگرہ کالج کے ہمسر شمار ہو سکتا تھا۔ صاحبان لوکل ایجنٹ کی یہہ امید تھی کہ اس کالج سے ہندوستانی طلبا عمدہ تربیت پاکر اور بفیض تعلیم قابل معلمان علوم وفنون سے ماہر ہوکر ہر ایک صیغہ مین خصوصاً بحیثیت عمدہ داران سرکاری نفع رسان ہونگے چنانچہ ہم یقیناً کہہ سکتے ہین کہ یہہ امید صاحبان لوکل ایجنٹ کی پورے طور پہ برآئی تین سال کا عرصہ ہوا کہ جسوقت اس کالج کے قائم رہنے کی بابت تحریرات ہوئین ایک فہرست پرانے طلبا کی اس نظر سے پیش ہوئی کہ منجملہ اور دلایل کے یہہ ایک بڑی دلیل کالج کے برقرار رکھنے کے لیے متصور ہو کہ سرکار کو مفصلہ ذیل طلبا کی خدمات سے کسقدر نفع پہونچا ہے مثلاً۔ رائے سالگرام صاحب بہادر پوسٹ ماسٹر جنرل اضلاع مغربی وشمالی۔ راجہ لچھمن سنگہ بہادر۔ رائے بلدیو بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ رائے بالمکند صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ رائے کنہالال صاحب ایگزیکیوٹو انجنیر۔ رائے نراین داس صاحب بہادر۔ پنڈت جگت نراین صاحب سب جج۔ شروع مین نگرانی اس کالج کی کمیٹی تعلیم کلکتہ کے سپرد تھی اوسکے بعد خود گورنمنٹ عالیہ ہند کے اختیار خاص مین ہوئی لیکن ۱۸۴۳ء مین لوکل یعنی مختص المقام گورنمنٹ کے سپرد ہوئی جو اوس زمانہ مین گورنمنٹ آگرہ کے نام سے مشہور تھی اس انتظام کا عمل درآمد ۱۸۴۴ء سے ہوا اسی زمانہ مین دہلی کا

مدرسہ قائم ہوا اگرچہ یہہ اور بنارس کالج آگرہ کے مدرسہ کے ہمسر تھے مگر مدرسین
اور طلبا کی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آگرہ کے مدرسہ نے بڑی ترقی کی تھی اور اوسکو
اپنے ہمسر مدرسون پر فوق تھا مسٹر ٹوچ صاحب اس زمانہ مین پرنسپل تھے علاوہ ازین
چار مدرس انگریزی اور پندرہ ہندوستانی - ابتدائ مدرسہ کا ماہواری خرچ صرف
سا عہ تھا اب اسے ما صہ ہوگیا اور بحساب اوسط روزانہ ۱۵۳ طالبعلمون کی
حاضری تھی مگر جملہ طلبا کی تعداد یہہ تھی ۳۰۰ ہندو ۴۷ مسلمان اور ۵۳ عیسائی - رپورٹ سے
ظاہر ہوتا ہے کہ سالانہ امتحان سے چھہ ماہ پیشتر ۱۰۰ طالبعلمون نے حاضری کی سختی
کی وجہ سے مدرسہ چھوڑ دیا اندنون مین بنارس کالج مین طلبا کی حاضری بحساب اوسط
۶۴۲ تھی اور دہلی مین ۲۶۰ سن ابتدا ۱۸۴۲ء لغایت سال غدر بوجہ گم ہونے
دفتر کے کوئی امر قابل تحریر نہین البتہ ۱۸۵۹ء سے احوال معلوم ہے - غدر کے بعد
جو سررشتہ تعلیم اضلاع مغربی وشمالی کی اول رپورٹ چھپی ہے اوسمین آگرہ کالج کی
سرگذشت جو دور ہنگامہ وفساد مین گذری دلچسپ طور سے درج ہے -
صاحب ڈائرکٹر تحریر فرماتے ہین کہ اس کالج پر بڑے شداید گزرے لیکن اوسکا
بدل صاحب پرنسپل مسٹر کین نے بامداد انگریز وہندوستانی مدرسون کے
ایسے مستحسن انتظام اور طریق عمل سے کیا کہ مدرسہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہوگیا
اس کالج کو فوج باغی نیمچ کے آگرہ مین آنیکے وقت صدمہ عظیم پہونچا باغیون کیوجہ
سے شہر اور قرب وجوار کے بدمعاشون کو آگ لگانے اور لوٹنے کی جرأت ہوئی
وہ گران بہا کتب خانہ جسمین بہت سی نادر فارسی وعربی کی قلمی کتابین عطیہ جناب
آنریبل جیمس طامسن صاحب بہادر کی تھین جلکر خاک ہوگیا عمارت مین آگ کیوجہ سے

کمرون کی چھتین جل گئین اور چند کمرے منشی کلیان سنگھ و دیگر مدرسین کی کوشش سے کچھہ جلکر بچ گئے۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے اس قابل تحسین اور خیر خواہانہ عمل پر لحاظ فرماکر اونکو انعام عطا فرمایا۔ تعجب کی بات ہے کہ ۱۸۵۶ء مین طلبا کی تعداد ۲۹۰ رہ گئی تھی اور ۱۸۵۸ء مین اس سے بھی کم یعنی ۲۱۴۔ البتہ دوسرے سال کے آخر مین طلبا کی تعداد ۲۴۳۔ اور ۱۸۵۹ء مین ۲۸۳ ہو گئی لیکن سرکاری دفاتر کے آگرہ سے الہ آباد چلے جانے پر کالج کو سخت صدمہ پہونچا جس سے وہ عرصہ دراز تک سر نہ اوٹھا سکا تتمہ رپورٹ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر بابت ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ء مین تین کالج کی بابت کیفیت ذیل مندرج ہے۔

کالج	اوسط حاضری روزانہ	کل خرچ بحساب اوسط فی طالب العلم	گورنمنٹ کا اوسط خرچ فی طالب العلم
آگرہ	۲۵۷	باللعہ ۵ر۳ پائی	للعہ ۱۳ر۵ پائی
بنارس	۲۸۵	باللعہ ۴ر۱۰ پائی	باللعہ ۱۲ر
بریلی (۱۸۵۳ء مین قایم ہوا)	۱۹۰	معہ ۶ر	للعہ ۴ر

سال ۱۸۶۰ء کی رپورٹ مین مندرج ہے کہ زیر تعلیم مسٹر بارسٹن صاحب ہیڈ ماسٹر ایک درجہ واسطے سیکھنے فوٹوگرافی یعنی نقشہ عکسی کے امتحانًا قائم کیا گیا مگر کامیابی حاصل نہوئی اور دو سال کے بعد وہ بند کیا گیا ۱۸۶۰ء مین پادری صاحبون کی طرف سے سینٹ جانس کالج قائم ہوا اور چونکہ اس مدرسہ مین شرح فیس بمقابلہ سرکاری کالجون کے بہت ہی کم تھی لہذا آگرہ کالج مین تعداد طلبا کی گھٹ گئی ۱۸۶۲ء مین مسٹر ڈیٹن صاحب پرنسپل مقرر ہوئے صاحب ممدوح پرانے کالج کے اخیر پرنسپل تھے اونہون نے اوس تجربہ کی بنا پر جو بریلی مین حاصل ہوا

ایک بورڈنگ ہؤس اس کالج کے متعلق قایم کیا گیا جسمین بڑی کامیابی ہوی مہاراجہ صاحب بہادر
جیپور نے اس کام کے لیے ایک معقول بنگلہ جو کالج کے قریب مین واقع ہے عطا فرمایا
تاکہ اسمین غریب الوطن طلبا آکر رہین۔ صاحب پرنسپل نے اپنی رپورٹ ۱۸۶۳ء
مین بہت مسرت سے تحریر کیا کہ اضلاع شمال و مغربی مین اول مرتبہ آگرہ کے مدرسہ
کے ایک طالبعلم نے یونی ورسٹی کی ڈگری حاصل کی اوسی سال مین صاحب ممدوح
نے طلبا کو گوی و چوگان کے کھیل کی مشق شروع کرائی چنانچہ بہت جلد یہان کے
طالب علمون نے اوسمین کمال حاصل کیا اگرچہ ۱۸۷۰ء مین ڈائرکٹر صاحب نے اپنی
رپورٹ مین تحریر فرمایا ہے کہ آگرہ کالج نے کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان مین بڑی کامیابی
حاصل کی یعنی ایک طالبعلم امتحان ایم اے اور تین بی اے اور چہ منجملہ ۸ کے امتحان
ایف اے مین کامیاب ہوئے لیکن اسمین شک نہین کہ کالج ڈپارٹمنٹ مین ایک طرحکا
سکون نظر پڑا اور طلبا کی تعداد کم ہوتی گئی اور تعداد کا نقص امتحان کے عمدہ نتیجہ
سے پورا نہین ہوا۔ سالانہ رپورٹون مین مدرسہ آگرہ کے تنزل کے اسباب یہہ بیان
ہوتے رہے۔ بیماری۔ بدقسمتی۔ سینٹ پیٹرس کالج اور سینٹ جانس کالج اور وکٹوریا
کالج کی رقابت۔ فیس کی زیادتی۔ بعض مدرسین کی نالیاقتی وغیرہ ۱۸۸۰ء کی رپورٹ
جسمین صاحب پرنسپل نے اٹھارہ سال گذشتہ کے حالات پر بطور سرسری نظر ڈالی ہے
صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ آیندہ بھی سالہا سال تک کچھہ امید نہین ہے کہ کالج مین طلبا
کی تعداد بڑہے اور سبب اسکا قایم ہونا علیگڈہ کالج کا ایک جانب اور الہ آباد کالج کا
دوسری جانب بیان کیا گیا تھا یہہ رپورٹ گویا پہلی صدمہ ہے بدکالج کے حق مین تھی کیونکہ
برطبق اس رپورٹ کے گورنمنٹ نے یہہ تحریر فرمایا کہ اگر تعداد طلبا آگرہ کالج اور بھی کم ہوجائیگی

تو اس امر پر غور کرنا مناسب ہوگا کہ آیا گورنمنٹ کالج توڑ دیا جاوے اور اسکے بجاے دیگر
مدارس کو جو اوسکے قرب مین ہین مدد ملے اور اس امر پر جناب ڈائرکٹر صاحب کی
توجہ خاص دلائی گئی سال آیندہ کی رپورٹ مین پھر یہہ لکھا گیا کہ آگرہ کالج کی حالت
قابل اطمینان نہین ہے اور صاحب ڈائرکٹر نے اگرچہ مدرسین مدرسہ کی حسن لیاقت
کی تعریف اور تصدیق فرمائی مگر یہہ لکھا کہ یہہ کالج جسکی لوگ قدر نہین کرتے ہین
اسکے بند کرنے یا اسمین تخفیف کرنے کی مصلحت پر کئی مرتبہ غور کیا گیا ہے تاہم صاحب
موصوف نے اسوقت اسکے توڑنے کی سفارش نہین کی کیونکہ اوسوقت صاحب
پرنسپل اور پروفیسرون کو دوسری جگہہ نہین دیجا سکتی تھی۔ اس رپورٹ پر
گورنمنٹ نے یہہ کیفیت تحریر فرمائی کہ آگرہ کالج باوجود قابل اور لایق پروفیسرون
کے جو طلبا سے خالی ہے اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ متمول اہل ہند اعلی درجہ کی
تعلیم کی کچھہ قدر نہین کرتے ہین پھر اس مدرسہ کے بند کرنے کے معاملہ مین جنوری سنہ ۱۸۸۲ع
مین امپیریل گورنمنٹ نے توجہ کی اور صاحب پرنسپل اور صاحب ڈائرکٹر اور لوکل
گورنمنٹ کی رائے پر اور حالات گذشتہ اور امید آیندہ کے لحاظ سے یہہ تجویز کی
کہ آگرہ مین کالج کا رکھنا ضرور نہین اور لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا کہ جس طور سے
اور جب مناسب خیال کرے اس کالج کو بند کر دے مگر اسقدر تحریر فرمایا کہ اگر
ساکنان آگرہ و قرب و جوار کے باشندون کی خواہش دلی یہہ پائی جاوے کہ کالج
موجودہ حالت پر قایم رہے تو گورنمنٹ ہند کو عذر نہوگا کہ مدرسہ کو مع ایک حصہ عطیہ
کے ایک جماعت امانت داران یا لوکل کمیٹی کے سپرد کر دے بشرطیکہ وے اصحاب
وعدہ کرین کہ اس کالج کو عمدہ طور پر قایم رکھین گے اور امداد سرکاری کے شرایط کی

کاربند رہین گے جب یہہ خبر اوڑی کہ آگرہ کا مدرسہ توڑ دیا جاویگا اور کل یا ایک
بڑا جز زر وقف کالج اسلامیہ علیگڈھ کو دیا جاویگا تو ساکنان آگرہ کے کان کہڑے
ہوگئے اور تمام قلمرو مین جملہ خیر خواہان مدرسہ آگرہ نے کمال ہمدردی ظاہر کی تمام
اخبار نے بڑی سرگرمی کے ساتھہ خوب کچہہ لکھا۔ عرضداشتین تیار ہوئین اور بالاتفاق
یہہ رائے قرار پائی کہ گورنمنٹ ہند کے ارادہ کی ترمیم کرانے مین سعی بلیغ کیجاوے
بڑے بڑے شہرون مین حامی و مددگار پیدا ہوگئے منجملہ انکے چند صاحبان ذیشان
کے نام درج کیے جاتے ہین جنہون نے بڑی ہمت اور کوشش صرف فرمائی۔ راجہ لچھمن سنگہ
صاحب بہادر بلندشہر۔ راجہ جیکشن داس صاحب بہادر بجنور۔ منشی نولکشور صاحب
لکھنؤ۔ رائے بالمکند صاحب سہارنپور۔ منشی کلیان سنگہ صاحب میرٹھہ۔ منشی
شیونراین صاحب آگرہ۔ اور نیز جناب میر امداد علی صاحب بہادر سی ایس آئی اور
رائے متھراداس صاحب جن دونون صاحبون نے ۱۸۸۲ع مین وفات پائی ایسی
جانفشانی اور محنت اس مدرسہ کی بابت فرمائی کہ کبہی بہول نہین سکتے خاص آگرہ
مین لیٔق اور علی العزم صاحبون کی ایک کمیٹی منعقد ہوئی اور نتیجہ ان سب باتون کا
یہہ ہوا کہ باشندگان اس نواح کی یہہ دلی خواہش کہ آگرہ کالج بحیثیت موجودہ قائم
و برقرار رہے سب پر بخوبی تمام ظاہر اور ثابت ہوگئی اسی اثنا مین کمیشن تعلیم بمقام آگرہ
رونق بخش ہوا اس کمیشن بزرگ کے جناب فضیلت مآب میر مجلس صاحب نے کالج کے
حالات کی تحقیقات کماینبغی فرمائی اور ساکنان آگرہ اور کمیٹی کے ساتھہ کمال ہمدردی
اور اسقدر عنایت بے غایت ظاہر کی کہ جسکا احسان ممکن نہین کہ کمیٹی کے دل سے
کبہی محو ہو صاحب ممدوح نے نہایت شفقت کے ساتھہ بڑی بہاری مدد یہہ کی کہ کمیٹی

کو کار بند ہونیکے واسطے ہدایتین فرمائین - یہہ امر کہ آگرہ کالج کا خرچ گورنمنٹ کے ذمہ احاطہ اعتدال سے بہت زیادہ ہوگیا قابل تسلیم تہا اور اسمین خیر خواہان کالج کو کوئی گنجایش مباحثہ نہ تھی پس آگرہ کالج کے قایم رکہنے اور ترقی دینے کے لیئے انہون نے مستحکم ارادہ کر کے چندہ جمع کرنا شروع کیا اور اوسکے جمع کرنے مین جسکی مقدار اب ایک لاکہہ روپیہ سے اوپر ہے - صاحبان عالیشان مسبوق الذکر اور اصحاب والا جاہ ذیل کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین - منشی درگا پرشاد صاحب و بابو جوالا پرشاد صاحب فتح گڈہ - پنڈت نندلال صاحب و منشی ہردیو بہاری صاحب الہ آباد - بابو طوطا رام صاحب علیگڈہ - منشی گرو ہرلال صاحب آگرہ - مرزا حسین علی بیگ صاحب بجنور - نواب سر فیض علیخان صاحب بہادر - کے - سی - ایس - آئی - بلند شہر - مرزا جعفر حسین صاحب کوٹہ - وغیرہ

حضور نائب السلطنت کشور ہند سے لیکر جن اصحاب نے زر چندہ عطا فرمایا ہے اونکی فہرست یہہ ہے

نام	ضلع	تعداد روپیہ: روپیہ	آنہ	پائی
امیر الامرا مارکوئس آف رپن نائب السلطنت کشور ہند	کلکتہ	۲۵۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر -		۵۰۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر سوائی جیپور		۵۰۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر جہالراپاٹن -		۳۰۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر بہرتپور -		۲۵۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر بوندی		۲۵۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
راجہ صاحب بہادر بہداور۔	آگرہ	۶۰۰	۰	۰
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر گائکواڑ بڑودہ		۵۰۰	۰	۰
مہاراجہ صاحب بہادر باندہ۔		۵۰۰	۰	۰
راجہ صاحب بہادر بانسی۔		۵۰۰	۰	۰
راجہ شنکر سنگھ صاحب بہادر۔	ایٹہ	۸۰۰۰	۰	۰
راجہ جگت سنگھ صاحب بہادر۔	تاجپور	۳۶۰۰	۰	۰
راجہ شیوراج سنگھ صاحب بہادر سی ایس آئی۔	کاشی پور	۵۰۰۰	۰	۰
راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی	بجنور	۳۰۰۰	۰	۰
راجہ کشن کمار صاحب بہادر۔	مرادآباد	۲۵۵۰	۰	۰
مہاراجہ صاحب بہادر ریاست اودہ۔	اودہ	۲۰۰۰	۰	۰
سیٹھ لچھمن داس صاحب۔	متھرا	۵۰۰۰	۰	۰
حافظ محمد عبد الکریم صاحب۔	میرٹھ	۲۰۰۰	۰	۰
راجہ گھنشام سنگھ صاحب بہادر۔	مرسان	۱۵۰۰	۰	۰
لالہ باسدیو سہائے صاحب۔	علیگڈہ	۱۵۰۰	۰	۰
لالہ کشن سہائے صاحب ساہوکار۔	میرٹھ	۱۵۰۰	۰	۰
لالہ پھول چند لکھمن لال صاحبان۔	علیگڈہ	۱۲۵۰	۰	۰
نواب سید احمد شاہ صاحب۔	میرٹھ	۱۲۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
رانی کشوری کنور صاحبہ۔	مرادآباد	۱۱۰۰	۰	۰
راجہ لچھمن سنگھ صاحب بہادر۔	بلندشہر	۱۰۰۰	۰	۰
رانی صاحبہ لدھیانہ۔	سہارنپور	۱۰۰۰	۰	۰
ٹھکرانی مہتاب کنور صاحبہ کوٹلہ۔	آگرہ	۱۰۰۰	۰	۰
لالہ بابو صاحب پکیپاڑہ۔	متھرا	۱۰۰۰	۰	۰
نواب محمد علیخان صاحب۔	بلندشہر	۱۰۰۰	۰	۰
راے کنہیالال صاحب بہادر۔	لاہور	۱۰۰۰	۰	۰
نواب سید میرخانصاحب سردار بہادر۔	میرٹھ	۱۰۰۰	۰	۰
لالہ انند سروپ صاحب۔	رر	۱۰۰۰	۰	۰
لالہ رام سرن داس صاحب۔	رر	۵۰۰	۰	۰
راو کرن سنگھ صاحب۔	علیگڈھ	۵۰۰	۰	۰
چودہری ظالم سنگھ صاحب۔	بجنور	۵۰۰	۰	۰
راے امراو سنگھ صاحب۔	بلندشہر	۵۰۰	۰	۰
بابو درگا پرشاد صاحب۔	فرخ آباد	۵۰۰	۰	۰
راے سالگرام صاحب بہادر۔	الہ آباد	۵۰۰	۰	۰
منشی لچھمی سروپ صاحب۔	بلندشہر	۵۰۰	۰	۰
نواب سر فیض علیخان صاحب بہادر کے سی ایس آئی	رر	۵۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
ساہو بنسی دہر صاحب -	بلندشہر	۵۰۰	۰	۰
راؤ کرن سنگہ صاحب -	علیگڈہ	۵۰۰	۰	۰
بابو نراین داس صاحب جج خفیفہ -	لکھنؤ	۴۰۰	۰	۰
بابو ٹیکارام صاحب -	اجمیر	۴۰۰	۰	۰
بخشی نند کشور صاحب -	علیگڈہ	۳۰۰	۰	۰
چودہری دہیان سنگہ صاحب -	مرادآباد	۳۰۰	۰	۰
چودہری لچھمن سنگہ صاحب -	بلندشہر	۳۰۰	۰	۰
سید مہربان علی صاحب -	[illegible]	۳۰۰	۰	۰
مرزا وقار علی بیگ صاحب -	سہارنپور	۳۰۰	۰	۰
راؤ صاحب سنگہ صاحب -		۳۰۰	۰	۰
شیخ شرف الدین صاحب -	بجنور	۲۸۰	۰	۰
ایچ بی فنلے صاحب بہادر سی ایس کلکٹر آگرہ -	آگرہ	۲۵۰	۰	۰
منشی ہنومان پرشاد صاحب -	الہ آباد	۲۵۰	۰	۰
لالہ دیپ چند و لالجی مل صاحبان -	علیگڈہ	۲۵۰	۰	۰
لالہ درگا شنکر و لالجی مل صاحبان -		۲۵۰	۰	۰
کنور معشوق علیخان صاحب -	بلندشہر	۲۵۰	۰	۰
راے بالمکند صاحب ڈپٹی کلکٹر -	سہارنپور	۲۵۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
راجہ مہاراج سنگھ صاحب۔	بجنور	۲۵۰	۰	۰
کنور رہبنس سنگھ صاحب۔	″	۲۵۰	۰	۰
کنور لطف علیخان صاحب۔	علیگڈھ	۲۵۰	۰	۰
جی وارڈ صاحب بہادر۔	الہ آباد	۲۰۰	۰	۰
بابو طوطا رام صاحب۔	علیگڈھ	۲۰۰	۰	۰
ساہو سنت لال و موتی لال صاحبان۔	بلندشہر	۲۰۰	۰	۰
کنور امداد علیخان صاحب۔	″	۲۰۰	۰	۰
کنور اعظم علیخان صاحب۔	″	۲۰۰	۰	۰
محمد نبی خان صاحب۔	سہارنپور	۲۰۰	۰	۰
سعید خان و شیر خان صاحبان رئیس۔	بلندشہر	۲۰۰	۰	۰
لالہ اجودھیا پرشاد صاحب و بلدیو سہائے صاحب	میرٹھ	۲۰۰	۰	۰
لالہ بنسی دہر و شیو پرشاد صاحبان۔	″	۲۰۰	۰	۰
لالہ صاحب سنگھ و کیلاس رائے صاحبان۔	″	۲۰۰	۰	۰
رائے بختاور سنگھ صاحب سب جج۔	″	۲۰۰	۰	۰
منشی کلیان سنگھ صاحب۔	″	۲۰۰	۰	۰
بابو رگھو بر سرن صاحب۔	″	۲۰۰	۰	۰
لالہ بہاری لال و لالہ بھولاناتھ صاحبان۔	علیگڈھ	۱۹۴	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
لالہ نانک چند صاحب۔	میرٹھ	۱۵۰	۰	۰
لالہ بنسی لال صاحب۔	سہارنپور	۱۵۰	۰	۰
بابو پنی لال صاحب۔	آگرہ	۱۲۵	۰	۰
بابو دوارکا ناتھ بنرجی صاحب۔	الہ آباد	۱۲۵	۰	۰
پنڈت ہرگیان سنگہ صاحب ڈپٹی کلکٹر۔	سہارنپور	۱۲۵	۰	۰
شیخ بشارت علی صاحب ڈپٹی کلکٹر۔	بجنور	۱۱۰	۰	۰
پنڈت سری لال صاحب۔	”	۱۰۵	۰	۰
اے جے لارنس صاحب بہادر سی ایس کمشنر الہ آباد	الہ آباد	۱۰۰	۰	۰
منشی بنواری لال صاحب۔	آگرہ	۱۰۰	۰	۰
منشی درگا پرشاد صاحب۔	”	۱۰۰	۰	۰
آر ای ہیمبلن صاحب بہادر سی ایس جنٹ مجسٹریٹ آگرہ	”	۱۰۰	۰	۰
پنڈت بشمبر ناتھ صاحب۔	الہ آباد	۱۰۰	۰	۰
بابو رام کالی صاحب چودہری۔	”	۱۰۰	۰	۰
راے اندر نراین صاحب منصف۔	”	۱۰۰	۰	۰
لالہ سیتارام و پرتاب سنگہ صاحبان۔	علیگڈہ	۱۰۰	۰	۰
لالہ جودہراج و چھیترمل صاحبان۔	”	۱۰۰	۰	۰
چودہری دیبی سنگہ صاحب۔	آگرہ	۱۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
سیٹھ جوہری مل صاحب۔	بجنور	۱۰۰	۰	۰
کنور نونہال سنگھ صاحب تحصیلدار۔	آگرہ	۱۰۰	۰	۰
ساہو لکندرام صاحب۔	رر	۱۰۰	۰	۰
لالہ سالگرام صاحب وکیل۔	رر	۱۰۰	۰	۰
منشی سکھن لال صاحب وکیل۔	رر	۱۰۰	۰	۰
منشی جگن پرشاد صاحب وکیل۔	رر	۱۰۰	۰	۰
منشی گردہر لال صاحب وکیل۔	رر	۱۰۰	۰	۰
ٹھاکر نول سنگھ صاحب۔	رر	۱۰۰	۰	۰
سید حسین شاہ صاحب۔	بلندشہر	۱۰۰	۰	۰
نواب محمد عبدالغفور خان صاحب بہادر۔	رر	۱۰۰	۰	۰
پنڈت جگت نراین صاحب۔	فتحگڈھ	۱۰۰	۰	۰
رائے سندر لال صاحب۔	الہ آباد	۱۰۰	۰	۰
چوبے بشمبر ناتھ صاحب۔	بلندشہر	۱۰۰	۰	۰
ساہو جانکی پرشاد صاحب۔	رر	۱۰۰	۰	۰
منشی غلام حیدر خان صاحب۔	رر	۱۰۰	۰	۰
منشی عبدالکریم خان صاحب۔	رر	۱۰۰	۰	۰
چودہری کیسری سنگھ صاحب۔		۱۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ: روپیہ	آنہ	پائی
سید محمد خان صاحب ۔	بلند شہر	۱۰۰	۰	۰
چودھری حکم سنگھ صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
منشی عبد الرحمن خانصاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
کنور عبد الغفور خان صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
کنور نراین سنگھ صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
رانی مہتاب کنور صاحبہ محی الدین پور	میرٹھ	۱۰۰	۰	۰
لالہ ہر سکھ رام صاحب و لالہ گوبند رام صاحب ۔	خورجہ	۱۰۰	۰	۰
ساہو جوالا ناتھ صاحب ۔	بلند شہر	۱۰۰	۰	۰
کنور نفنے کرشن صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
مولوی محمد بخش صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
لالہ ایشری پرشاد صاحب منصف ۔	سہارنپور	۱۰۰	۰	۰
لالہ اوگر سین صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
لالہ متر سین صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
لالہ نہال چند صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
لالہ پراگ داس صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
لالہ کرامل صاحب ۔	″	۱۰۰	۰	۰
لالہ گنیشی لال صاحب بھگت ۔	″	۱۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
بابو سرجن داس صاحب -	بجنور	۱۰۰	۰	۰
منشی درگا پرشاد صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
ساہو مکند رام صاحب -	مراد آباد	۱۰۰	۰	۰
بابو درگا پرشاد صاحب آنریری مجسٹریٹ	گورکھپور	۱۰۰	۰	۰
راجہ صاحب تام کھوئی -	"	۱۰۰	۰	۰
رائے مدن گوپال رائے صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
بابو سرجی پرشاد صاحب خزانچی -	"	۱۰۰	۰	۰
لالہ سوہن لال صاحب -	میرٹھ	۱۰۰	۰	۰
لالہ کلیان سنگھ صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
لالہ جواہر سنگھ صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
ٹھاکر کیہر سنگھ صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
لالہ انند سروپ صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
لالہ شتابو نیت رام صاحبان -	"	۱۰۰	۰	۰
ٹھاکر امیر سنگھ صاحب -	"	۱۰۰	۰	۰
لالہ گنج لال صاحب -	بجنور	۷۵	۰	۰
لالہ دوارکا داس صاحب وکیل -	آگرہ	۷۵	۰	۰
محمد احمد اللہ خان صاحب -	میرٹھ	۷۵	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
چودہری رام بخش صاحب۔	میرٹھہ	۷۵	٠	٠
بابو گنگا سرن صاحب منصف۔	"	۷۵	٠	٠
لالہ رتی رام صاحب و گنگا سہاۓ صاحب	"	۷۵	٠	٠
بابو بیج ناتھہ صاحب منصف آگرہ۔	"	۷۵	٠	٠
لالہ جواہر لال صاحب۔	بجنور	۶۵	٠	٠
میر امداد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر سی ایس آئی	مراد آباد	۶۰	٠	٠
میر ظہور حسین صاحب وکیل۔	الہ آباد	۶۰	٠	٠
سیٹھہ جوہری لال صاحب۔	بجنور	۶۰	٠	٠
ساہو متھرا داس صاحب۔	"	۵۱	٠	٠
ساہو بہگوان داس صاحب۔	"	۵۱	٠	٠
ٹی جی ولس صاحب وکیل۔	آگرہ	۵۰	٠	٠
پنڈت جگنّاتھہ صاحب وکیل۔	"	۵۰	٠	٠
منشی عزت راے صاحب۔	"	۵۰	٠	٠
لالہ دوارکا داس صاحب۔	"	۵۰	٠	٠
لالہ چونکی لال صاحب۔	"	۵۰	٠	٠
بابو نوبین چندر چکر ورتی۔	"	۵۰	٠	٠
بابو مکند لال صاحب اسسٹنٹ سرجن آگرہ	"	۵۰	٠	٠

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
منشی ہردیو بہاری صاحب -	الہ آباد	۵۰	۰	۰
ٹی بینسن صاحب بہادر سی - ایس -	"	۵۰	۰	۰
منشی درگا پرشاد صاحب -	"	۵۰	۰	۰
پنڈت نند لال صاحب -	"	۵۰	۰	۰
لالہ گنیش سنگہ و بہاری لال صاحبان -	بریلی	۵۰	۰	۰
ٹھاکر ہربلاس سنگہ صاحب زمیندار -	آگرہ	۵۰	۰	۰
میر سید حسین صاحب تحصیلدار -	"	۵۰	۰	۰
لالہ چندن سنگہ صاحب -	"	۵۰	۰	۰
لالہ یوجراج صاحب بوہرہ -	"	۵۰	۰	۰
مستر پریم سکہہ صاحب بوہرہ -	"	۵۰	۰	۰
ساہ موہن لال صاحب بوہرہ -	"	۵۰	۰	۰
منشی برج لال صاحب -	الہ آباد	۵۰	۰	۰
لالہ پرتاب سنگہ صاحب -	"	۵۰	۰	۰
بابو رام کالی چودہری صاحب -	جونپور	۵۰	۰	۰
محمد عبد الرحمن خانصاحب -	بلند شہر	۵۰	۰	۰
رانی دہرم راج کنور صاحبہ -	جونپور	۵۰	۰	۰
لالہ بہگوانداس و نروتم داس صاحبان -	"	۵۰	۰	۰
بابو شنکر صاحب ساہوکار -	"	۵۰	۰	۰
محمد احمد علیخان صاحب -	"	۵۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
محمد سرفراز خان صاحب۔	بلند شہر	۵۰	•	•
محمد مولاداد خان صاحب۔	"	۵۰	•	•
لالہ گورکھہ مل و سادہی رام صاحبان۔	"	۵۰	•	•
لالہ لچھمن داس صاحب۔	"	۵۰	•	•
لالہ ہمیر چند صاحب۔	"	۵۰	•	•
منشی نجف علی صاحب تحصیلدار۔	سہارنپور	۵۰	•	•
لالہ بلدیو داس صاحب۔	"	۵۰	•	•
میر احسان علی صاحب وکیل سرکار۔	"	۵۰	•	•
لالہ شادی رام صاحب۔	"	۵۰	•	•
لالہ پنالال صاحب۔	"	۵۰	•	•
لالہ رام سکھہ داس صاحب۔	"	۵۰	•	
لالہ شب سہاے صاحب۔	"	۵۰	•	
شاہ عابد حسین صاحب۔	"	۵۰	•	
پادہن ناتھو سنگھ صاحب۔	"	۵۰	•	
چودہری قدم سنگھ صاحب۔	"	۵۰	•	
بابو لارام صاحب ڈپٹی کلکٹر۔	بجنور	۵۰	•	
ساہو بانکے بہاری لال و بہاری لال صاحبان	"	۵۰	•	

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
جے کینڈی صاحب بہادر سی ایس۔	گورکھپور	۵۰	۰	۰
بابو چندن لال صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
بابو کیرتھ پرشاد صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
سید واجد علی شاہ صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
چودہری پرتاپ سنگھ صاحب۔	میرٹھ	۵۰	۰	۰
لالہ شب سہائے صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
لالہ شیو سنگھ صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
لالہ گوردن سنگھ صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
منشی نظام الحق صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
بابو جوالا پرشاد صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
لالہ انبا پرشاد صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
بابو ڈونگر مل صاحب وکیل۔	״	۵۰	۰	۰
سید محمد میر صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
مولوی فدا علی صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
لالہ رادہا کشن صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
لالہ گوبند پرشاد صاحب۔	״	۵۰	۰	۰
لالہ نوبین سنگھ صاحب۔	״	۵۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
منشی تلسی دہر صاحب۔	میرٹھہ	۵۰	۰	۰
فہرست اون اصحاب کی جنہوں نے ۵۰ روپیہ سے کم چندہ دیا جنکی فہرست نہیں آئی				
تحصیل کہیڑہ گڈہ ضلع آگرہ۔	آگرہ	۳۵۰	۰	۰
تحصیل اعتماد پور ضلع آگرہ۔	آگرہ	۱۵۲	۰	۰
تحصیل فتح آباد ضلع آگرہ۔	رر	۶۰۸	۰	۰
تحصیل فیروزآباد ضلع آگرہ۔	رر	۳۹۴	۰	۰
تحصیل باہ ضلع آگرہ۔	رر	۳۳۷	۰	۰
معرفت رائے سناگرام صاحب بہادر پوسٹ ماسٹر جنرل	الہ آباد	۱۸۰	۰	۰
جونپور۔	۰	۴۰۰	۰	۰
وکلاے عدالت ہائی کورٹ۔	الہ آباد	۹۷	۰	۰
گورکہپور۔	۰	۴۰۰	۰	۰
وکلاے آگرہ۔	۰	۵۹۴	۰	۰
بجنور۔	۰	۲۵۸۵	۰	۰
سہارنپور۔	۰	۳۹۴	۰	۰
ضلع میرٹھہ۔	۰	۳۷۹۴	۰	۰
ضلع بلندشہر۔	۰	۴۹۰	۰	۰
ضلع مظفرنگر۔	۰	۶۴۵	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
ضلع فرخ آباد۔	۰	۳۹۱	۰	۰
ضلع باندہ۔	۰	۲۷۴	۱۲	۰
ضلع بدایون۔	۰	۱۰۰	۰	۰
ضلع فتحپور۔	۰	۸۹	۰	۰

نام اون صاحب کے جنہون نے وظیفہ یعنی اسکالرشپ عنایت کیا

	روپیہ	
وظیفہ لارڈ رپن صاحب بہادر نائب السلطنت کشور ہند	۱۵	عطیہ چند ساکنان آگرہ۔
وظیفہ منیر صاحب بہادر۔	۸	
وظیفہ لائل صاحب بہادر۔	۱۰	
وظیفہ جگت سنگہ صاحب۔	۱۵	عطیہ راجہ جگت سنگہ صاحب ساکن تاجپور۔
وظیفہ نولکشور صاحب۔	۱۲	عطیہ منشی نولکشور صاحب ساکن لکہنؤ۔
وظیفہ بلا قید۔	۱۰	عطیہ مسٹر ایچ بی فنلے صاحب بہادر آگرہ۔
وظیفہ سید امداد علی صاحب۔	۱۰	عطیہ میر امداد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر سی ایس آئی
وظیفہ شیو راج سنگہ صاحب۔	۱۰	عطیہ راجہ شیو راج سنگہ صاحب سی ایس آئی کاشی پور
وظیفہ پاٹہک بندابن صاحب۔	۱۰	عطیہ راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی
وظیفہ جانی بہاری لال صاحب۔	۸	عطیہ دیوان جانی بہاری لال صاحب رئیس متہرا
وظیفہ ایضاً	۶	ایضاً
وظیفہ راجہ کشن کمار صاحب بہادر۔	۷	عطیہ راجہ کشن کمار صاحب بہادر۔
وظیفہ رانی کشوری کنوار صاحبہ۔	۷	عطیہ رانی کشوری کمار صاحبہ مرادآباد

	روپیہ	
وظیفہ کنور ہری سنگہ صاحب۔	۷	عطیہ کنور ہری سنگہ صاحب مراد آباد
وظیفہ چودہری دہیان سنگہ صاحب۔	۵	عطیہ چودہری دہیان سنگہ صاحب مراد آباد
وظیفہ راجہ صاحب دربہنگا۔	۵	عطیہ راجہ صاحب بہادر دربہنگہ۔

فہرست چندہ مرقومہ بالا سے قطعاً ثابت ہے کہ یہہ سرگرمی مثل حباب سریع الزوال نہتھی بلکہ کمال استقلال اور استحکام کے ساتھہ ان اضلاع ہند کے ہرملت اور مذہب کے آدمیون مین جاگزیر ہوئی امانت داران وخیر خواہان کالج اون اصحاب کا شکریہ ہرگز کافی طور پر ادا نہین کر سکتے جنھون نے اوس وقت پر بطرز فیاضانہ جان و مال سے کوشش فرمائی راجہ شنکر سنگہ صاحب بہادر رئیس ایٹہ نے علاوہ اوس رقم کثیر کے جو فہرست نوشتہ بالا مین مندرج ہے ایک بنگلہ دو ہزار پانسو روپیہ کا خرید کرکے کالج کو عطا کیا جس سے بورڈنگ ہوس کے مکانات بڑہائے گئے ایسے مکانات کی ہر سال ضرورت زیادہ ہوتی جاتی ہے سب سے بڑا عطیہ جو امانت داران کالج کو حاصل ہوا وہ آٹھہ ہزار روپیہ سالانہ تہا جسکو میونسپل بورڈ آگرہ نے کالج کے لئے منظور کیا اور جو ۱۸۸۳ء سے برابر ملتا رہا ہے جبکہ خیر خواہان کالج اس طور پر کوشش کر رہے تہے عہدہ داران سرکاری نے بہی بڑی بہاری مدد فرمائی چنانچہ صاحب کلکٹر بہادر ضلع نے حکام بالا کو ایک زبردست یادداشت لکہی جسمین صاحب ممدوح نے وہ وجوہ بیان کئے جنکی بنا پر باعتبار خصوصیات مقام آگرہ کالج کا قایم رہنا مناسب تہا صاحب کمشنر بہادر ضلع نے انکی بڑی تائید فرمائی جس تحریر نے سب تدابیر سے زیادہ کالج کو فائدہ پہونچایا وہ خاص گورنمنٹ شمال ومغربی کی چٹھی تہی جو بجواب استصواب گورنمنٹ ہند بہیجی گئی اس چٹھی مین اس سوال پر کہ اعلے درجے کے تعلیم یافتہ لوگون کی ضرورت جو بڑہتی جاتی ہے کس طور سے

رفع کیجائے نہایت خوبی اور مضبوطی کے ساتھہ کامل طور پر بحث کیگئی اس بات کو
افسوس کے ساتھہ تسلیم کرکے کہ عوام الناس اعلے درجے کی تعلیم کی جانب بہت کم شوق
ظاہر کرتے ہین ہماری خاص گورنمنٹ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ ہند نے جہانتک ممکن
ہوا ہے سرکاری ملازمت کے کل صیغون مین باشندگان ہند
کو داخل کردینے کی وجہ سے اعلے درجہ کے تعلیم یافتہ لوگون کی ضرورت پیدا کردی ہے
اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی تعلیم سوائے کالج کے اور کہین حاصل ہونی ممکن نہین ہے
اور یہہ امر عام تجربے کے خلاف ہے کہ طلبا اپنے وطن سے تحصیل علم کے لئے دور و دراز
کا سفر اختیار کرین بس کالج کے نہونیسے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اس شہر اور اسکے ضلع
بلکہ اضلاع قریب کے باشندے اعلی درجہ کی تعلیم سے محروم رہجاتے ہین انکی بے شوقی
اور تنزل تعلیم کا علاج جناب مستطاب نواب لفٹننٹ گورنر سر ایلفرڈ لائل صاحب بہادر نے
یہہ بتلایا کہ شمل اور جگہون کے یہان بہی ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ اعتباری عہدہ جات
سرکاری اور مختلف معزز اور علمی پیشے صرف تعلیم اور تربیت یافتہ شخصون کو ملین
اس تدبیر سے مدارس کی ترقی اور اعلے درجہ کی تعلیم کیطرف رغبت اور شوق ضرور پیدا ہوسکتا ہے
گورنمنٹ ہند نے معاً فیاضانہ یہہ حکم صادر فرمایا کہ لوکل گورنمنٹ
کو اختیار ہے کہ آگرہ کالج اور اوسکے کل سرمایہ کو ایک جماعت امانت دارون کو امتحاناً
تفویض کردے اور اس مدت امتحان کی میعاد بجاے دو برس کے پانچ برس مقرر
فرمائی تاکہ اس عرصہ مین امانت دار کل امور متعلقہ کالج کو مستقل اور موثر بنیاد پر قایم
کرلین اور حکم دیا کہ اس مدت کے آخر مین اگر تعداد طلبا کافی اور تعلیم قابل اطمینان اور
کامیابی طلبا بخوبی ہوجاے اور عام انتظام کفایت شعاری کے ساتھہ عمل مین آئے کر

توگورنمنٹ ہند اس انتظام چند روزہ و مشروط کو مستقل طور پہ فرمادیگی یا بمشورہ
امانت داران او ممبران ایسی ترمیم کریگی جو مدرسہ اور شہر اور اسکے اضلاع قریبہ کیلئے
سودمند متصور ہوگی ان شرائط منصفانہ اور عمدہ سے بہتر اور کیا ہو سکتی تھیں جنکی
خیر خواہ اور امانت داران کالج خواہش کرتے۔ اول جماعت امانت داران اصحاب
ذیل سے مشتمل اور منعقد ہوئی۔

ممبران سرکاری

۱۔ صاحب کمشنر بہادر آگرہ۔
۲۔ صاحب کلکٹر بہادر آگرہ۔
۳۔ صاحب ڈائرکٹر بہادر رشتۂ تعلیم ممالک مغربی وشمالی واودہ۔

ممبران غیر سرکاری

۴۔ راجہ سر دنکر راؤ صاحب کے سی ایس آئی۔
۵۔ راجہ لچھمن سنگھ صاحب بہادر۔
۶۔ سید میر امداد علی صاحب بہادر سی ایس آئی۔
۷۔ راجہ جے کشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی۔
۸۔ رائے متھرا داس صاحب۔
۹۔ ڈاکٹر مکند لال صاحب۔
۱۰۔ منشی جگن پرشاد صاحب۔

۱۱- پنڈت اجودہیاناتھ صاحب-

۱۲- پنڈت جگناتھ صاحب-

۱۳- سید منورالزمان صاحب-

۱۴- بابو ابناش چندر صاحب بنرجی-

۱۵- پنڈت کیدارناتھ صاحب-

۱۶- رائے بالمکند صاحب-

۱۷- منشی شیونراین صاحب-

۱۸- دیوان جانی بہاری لال صاحب-

۱۹- نواب سر فیض علی خان صاحب کے سی ایس آئی-

۲۰- منشی راجہ لال صاحب-

۲۱- منشی گردہر لال صاحب-

۲۲- سیٹھ لچھمن داس صاحب-

۲۳- راجہ جگت سنگہ صاحب-

۲۴- منشی نولکشور صاحب-

۲۵- رائے سالگرام صاحب رائے بہادر-

۲۶- منشی دہیرج لال صاحب-

۲۷- بابو طوطارام صاحب-

۲۸- منشی کنہیا لال صاحب رائے بہادر-

۲۹- مسٹر ایل ایس بیڈی-

۳۰ - منشی نند کشور صاحب -

۳۱ - سیٹھ نراین داس صاحب -

۳۲ - مولوی فریدالدین صاحب -

۳۳ - ٹھاکر کنور کنہی سنگہ صاحب -

۳۴ - بابو درگا پرشاد صاحب -

۳۵ - ٹھاکر امراؤ سنگہ صاحب -

۳۶ - محمد ممتاز علی خان صاحب -

۳۷ - راجہ شنکر سنگہ صاحب -

۳۸ - مہنت نراین داس صاحب -

۳۹ - راؤ صاحب سنگہ صاحب -

۴۰ - لالہ نہال چند صاحب -

۴۱ - حافظ عبدالکریم صاحب -

۴۲ - محمد علی خان صاحب -

۴۳ - راجہ گھنشام سنگہ صاحب -

۴۴ - راجہ شیوراج سنگہ صاحب -

۴۵ - راجہ کشن کنوار صاحب -

۴۶ - چودھری شیر علی صاحب -

۴۷ - منشی نروتم سنگہ صاحب -

۴۸ - مولوی محمد طاہر صاحب عرف موتی میان -

۴۹- لالہ دیبی پرشاد صاحب-

منجملہ اصحاب مرقومۂ بالا کے اصحاب ذیل کمیٹی انتظامیہ مین مقرر کیے گئے

۱- صاحب کمشنر بہادر میر مجلس سرکاری-

۲- جناب صاحب کلکٹر بہادر نائب میر مجلس سرکاری-

۳- سر راجہ دنکر راؤ صاحب بہادر کے- سی- ایس- آئی-

۴- نواب سر فیض علیخان صاحب بہادر کے- سی- ایس- آئی-

۵- راے متھرا داس صاحب-

۶- ڈاکٹر مکند لال صاحب-

۷- منشی جگن پرشاد صاحب-

۸- پنڈت جگناتھ صاحب-

۹- سید منور الزمان صاحب-

۱۰- بابو بناش چندر صاحب بنرجی-

مدرسہ کا انتظام بذریہ نگرانی امانت واران منتظم کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور اس انتظام مین اون قواعد کی پابندی کی ہدایت ہوئی جو ایسے مدرسون کے لیے موضوع ہین جنکو گورنمنٹ سے مدد ملتی ہے- مدرسین و ملازمین مدرسہ کی نسبت کمیٹی کو اختیار دیا کہ جسے چاہے جسکو رکھے اور انتظام مدرسہ عمدہ طور اور بنیاد پر قایم ہونیکے لیے گورنمنٹ نے اجازت دی کہ مسٹر طامسن صاحب بدستور پرنسپل مدرسہ رہین اور دس ہزار روپیہ سالانہ سرکار سے بطور مدد و خرچ مقرر ہوا-

حسن انتظام کا نتیجہ جلد ظاہر ہوگیا۔ اسکول ڈپارٹمنٹ مین جو ہمیشہ سے نام آور رہا ہے طلبا کی بڑی کثرت ہوگئی۔ اور کالج ڈپارٹمنٹ مین طالبعلمونکی تعداد دوچند ہوئی۔ ۱۸۸۲ء بموسم سرما جناب نواب معلی القاب لارڈ رپن صاحب بہادر وائسرائے آگرہ مین رونق افروز ہوئے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے آگرہ کالج کو برکت دی جہان لوگون نے حضور وائسرائے کا نہایت گرمجوشی اور مسرت کے ساتھہ استقبال کیا اور عرضداشتیین شکریہ کی گذرین بجواب اسکے حضور وائسرائے نے امانت دارون کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ دلی تمنا ہماری یہہ ہے کہ کمیٹی منتظم کو انتظام مدرسہ مین کامل طور پر کامیابی حاصل ہو۔ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے بھی یہی اپنی امید ظاہر کی چند روز کے بعد اعلی حضرت اقدس شہزادہ ڈیوک آف کوناٹ نے کالج کو اپنے قدوم مبارک سے سربلندی بخشی اور اپنی زبان مبارک سے ایسے کلمات فرمائے جنسے امانت داران کالج کی ہمت بڑہے۔

طلبا کی اسقدر کثرت ہوئی کہ ۱۸۸۴ء مین کمیٹی کو مجبوری سب سے نیچے کے دو درجے اسکول ڈپارٹمنٹ کے بند کردینے پڑے کیونکہ مدرسہ مین جگہہ نہین رہی۔ اور اسیوجہ سے اب بھی امر درپیش ہے کہ ساتوین اور آٹھوین درجہ کو بھی توڑ دیا جاوے باوجودیکہ آگرہ مین ایسے ایسے عمدہ مدرسہ ہین یعنی سینٹ پیٹرز کالج وسینٹ جانز کالج و وکٹوریا کالج تاہم اسکول ڈپارٹمنٹ آگرہ کالج مین طلبا کی تعداد حد سے زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

۱۸۸۵ء مین حضور فیض گنجور لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وائسرائے ہند اور جناب مستطاب سر الیفرڈ لائل صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر نے تشریف لاکر آگرہ کالج کو اعزاز بخشا امانت دارون نے

کیفیت انتظام حضور ممدوحین کی خدمت بابرکت مین پیش کی جو پسند خاطر
ہوئی اور نیز خیرخواہان اور محسنان مدرسہ نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی۔
گورنمنٹ عالیہ ہند نے چار امور کی آزمایش چاہی تہی اوّل طلبا کی تعداد کا کافی
ہونا۔ دوم تربیت اور تعلیم کا معقول اور پسندیدہ طور پر عمل مین آنا اور سوم
کامیابی طلبا اور چہارم انتظام اور اخراجات مین کفایت شعاری۔ اول امر
کی نسبت واضح ہو کہ اسکول ڈپارٹمنٹ مین طلبا کی یہہ کثرت ہوئی کہ ننلو
طالبعلمون کو بھرتی کرنے سے مجبوری انکار کرنا پڑا اور کالج ڈپارٹمنٹ مین
طلبا کی تعداد سہ چند ہو گئی۔ تعلیم اور کامیابی کی بابت یہہ ہوا کہ بی۔ اے کے
امتحان کے لیے پانچ طالبعلم تہے پانچون کامیاب ہوئے منجملہ انکے ایک نے دوہری
اعزازی حاصل کی اور دار العلوم کے کل طالبعلمون مین اول درجہ حاصل کیا۔
ایف۔ اے کے امتحان مین سترہ طالبعلم تہے جنمین سے ۱۶ کامیاب ہوئے اور
بتیس ۳۲ طالبعلمون مین سے اونیس ۱۹ داخلہ کے امتحان مین فیضیاب ہوئے۔
اخراجات مین بڑی کفایت ہوئی سنین ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ مین ایک طالبعلم کی
تربیت کا خرچ السنالہ ہوا تہا ۱۸۸۴ و ۱۸۸۵ء مین ایک طالبعلم کی تعلیم مین
صرف ہوا۔

پس ان چارون باتون کے امتحان کا نتیجہ نہایت نیک ہوا۔ حضور والیسرائے
لارڈ ڈفرن صاحب بہادر کا اجلاس اور وہ جلسہ جسمین جناب ستطاب سر الیفرڈ
لائل صاحب بہادر نے انعام تقسیم فرمایا ایسے عظیم الشان جشن ہوئے ہین جنکی تاریخ
مدرسہ مین یادگاری ہمیشہ کے لیے قایم رہیگی۔ آیندہ کے لیے ہمکو ہر طرح کی امید

ترقی اور بہبودی کی ہے۔
بنظر حالات ماضیہ ہمکو اپنی گورنمنٹ کی فیاضی اور دریا دلی پہ بھروسا کامل ہے اور
اس بات کا بھی تجربہ ہوگیا ہے کہ صاحب پرنسپل اور مدرسین کی کوشش اور محنت
سے طلبا کو عمدہ تعلیم حاصل ہوگی۔ ہمارے کالج کی نسبت جو گورنمنٹ کو اعتبار ہے
اسکے ثبوت مین ایک اور امر ظہور مین آیا۔ رئیسون کے صاحبزادے جو خاص گورنمنٹ
کی سرپرستی مین ہین اور بنارس مین پڑہتے تھے وہ آگرہ کالج مین تعلیم پانیکے لئے
بھیجے گئے اور انکے لئے ایک عمدہ مکان تجویز کیا گیا ہے۔ اب ایک اشد ضرورت کا
معاملہ امانت داران اور خیرخواہان مدرسہ آگرہ کے پیش نظر یہہ ہے کہ مدرسہ مین طلبا
کی یہہ کثرت ہے کہ بیٹھنے کو جگہہ نہین چنانچہ باجازت حضور وایسرائے اور نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر بخدمت خیرخواہان اور محبان کالج آگرہ کی خدمت مین پھر ایک
چندہ کی درخواست کی گئی جس روپیہ سے مدرسہ کی عمارت کے متعلق دوسرا بازو
تعمیر کیا جائیگا اور جسکو اصول علم طبیعات کے درس کے لیے آراستہ کرنیکی تدبیر ہے
اس بازو کی تعمیر اور آلہ جات کے مہیا کرنیکے لئے ساٹھہ ہزار روپیہ مطلوب ہوگا
یقین واثق ہے کہ جب اس مدرسہ کے خیرخواہ ہونگو اس اشد ضرورت کا حال
واضح ہوگا اور نیز یہہ امر کہ یہہ ضرورت صرف بوجہ کامیابی ظہور مین آئی ہے تو
وہ پھر بدل وجان روپیہ کے فراہم کرنے مین سعی اور کوشش بلیغ فرماوینگے جسکی
وجہ سے یہہ مدرسہ بہمہ وجوہ ایسا ہوجائیگا کہ کسی امر مین کل شعبہ تعلیم کی درسگاہون
سے کم نہ تصور کیا جائیگا۔ ابھی تک چندہ کی فہرست بدرستی تمام پیش بھی نہین کیگئی
تھی کہ اصحاب عالیجناب نے فیاضی ظاہر فرمائی انکے نام نامی ذیل مین مندرج ہین۔

فہرست اصحاب جنہوں نے تعمیر عمارت متعلقہ کالج کیواسطے امداد فرمائی

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور۔	۰	۲۰۰۰	۰	۰
راجہ صاحب بہادر اوہ۔	۰	۲۰۰۰	۰	۰
راجہ لچھمن سنگھ صاحب بہادر بلند شہر۔	۰	۱۰۰۰	۰	۰
مولوی محمد عنایت اللہ خان صاحب حاجی۔	علیگڈہ	۱۰۰۰	۰	۰
ساہ کرپا دیال صاحب ساہوکار۔	لکھنؤ	۱۰۰۰	۰	۰
نواب سر فیض علیخان صاحب بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔	بلند شہر	۵۰۰	۰	۰
لالہ اجودھیا پرشاد صاحب خزانچی۔	کانپور	۵۰۰	۰	۰
راجہ ہرنراین سنگھ صاحب بہادر۔	متھرا	۵۰۰	۰	۰
کمار کندن سنگھ و بان سنگھ صاحبان۔	"	۵۰۰	۰	۰
راجہ شمبھو نراین سنگھ صاحب بہادر۔	بنارس	۵۰۰	۰	۰
لالہ بینی رام و جانکی پرشاد صاحبان۔	علیگڈہ	۳۰۰	۰	۰
راجہ سید باقر علیخان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ اے۔	"	۴۰۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
لالہ شیو پرشاد و تلسی رام صاحبان۔	کانپور	۲۵۰	۰	۰
مسماۃ مول کنور بیوہ لالہ موتی لال صاحب۔	علیگڈھ	۲۵۰	۰	۰
بوہرہ گنگا رام صاحب۔	؍؍	۲۵۰	۰	۰
لالہ فتوہل و بھوانی شنکر صاحبان۔	کانپور	۲۰۰	۰	۰
لالہ چھوٹے لال و گیا پرشاد صاحبان۔	؍؍	۲۰۰	۰	۰
راجہ صاحب بہادر بہداور۔	آگرہ	۲۰۰	۰	۰
راجہ صاحب بہادر رجور۔	ایٹہ	۲۰۰	۰	۰
چوبے سدہاری لال صاحب آنریری مجسٹریٹ۔	کانپور	۱۰۰	۰	۰
راجہ ہرنراین سنگہ صاحب بہادر۔	متھرا	۱۰۰	۰	۰
بابو بنی کمل صاحب مترو فرزند۔	الہ آباد	۱۰۰	۰	۰
بابو راجہ رام صاحب بہار گو ساہوکار	؍؍	۱۰۰	۰	۰
لالہ گوردھن داس و روپ رام صاحبان	کانپور	۷۵	۰	۰
پنڈت مہاراج نراین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔	مراد آباد	۶۰	۰	۰
لالہ پورن چند صاحب سوداگر۔	کانپور	۵۰	۰	۰
منشی ہنومان پرشاد صاحب وکیل۔	الہ آباد	۵۰	۰	۰
شیخ نصیر الدین صاحب زمیندار۔	؍؍	۵۰	۰	۰
لالہ جگت نراین صاحب۔	؍؍	۵۰	۰	۰

نام	ضلع	تعداد روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
چودہری بلدیو سنگھ صاحب۔	مراد آباد	۵۰	۰	۰
لالہ درگا پرشاد صاحب۔	سہارنپور	۵۰	۰	۰
بابو جوالا پرشاد صاحب اسسٹنٹ سرجن۔	مراد آباد	۴۰	۰	۰
لالہ جگناتھ پرشاد صاحب۔	الہ آباد	۴۰	۰	۰
لالہ اجودہیا پرشاد صاحب مختار۔	”	۴۰	۰	۰
لالہ متھرا پرشاد صاحب وکیل۔	”	۴۰	۰	۰
میر سلامت علی صاحب وکیل۔	”	۴۰	۰	۰
آر جی میکڈونلڈ صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل صیغۂ تعمیرات۔	”	۳۲	۰	۰
لالہ بابا دیال صاحب وکیل۔	”	۳۰	۰	۰
پنڈت شوراکہن صاحب۔	”	۲۵	۰	۰
لالہ گور سہائے صاحب۔	کانپور	۲۵	۰	۰
بابو اوناش چندر صاحب بنرجی۔	الہ آباد	۲۵	۰	۰
بابو نیل مادہب صاحب بنرجی وکیل۔	کانپور	۲۵	۰	۰
پنڈت پرتھی ناتھ صاحب وکیل۔	”	۲۵	۰	۰
راجہ اودت نراین و بلدیو نراین صاحبان	متھرا	۲۵	۰	۰
بابو پیاری داس صاحب ایم۔ اے۔	الہ آباد	۲۵	۰	۰

نام	ضلع	نقد اور روپیہ		
		روپیہ	آنہ	پائی
شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر۔	مراد آباد	۲۵	۰	۰
منشی رگھنندن صاحب وکیل۔	بنارس	۲۵	۰	۰
مسٹر ڈانٹی صاحب۔	"	۵	۰	۰
معرفت راجہ جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی	"	۳۱۴	۳	۶
معرفت منشی جگن پرشاد صاحب وکیل۔	"	۴۹	۸	۰
معرفت منشی عزت رائے صاحب منصف۔	"	۷۰	۶	۰

امانت داران آگرہ کالج کو اپنے مکرمون اور احبابون سے امید قوی ہے
کہ اس ہماری عرضداشت کو ملاحظہ فرماکر چندہ کے فراہم کرنے مین
پہر ایسی ہی سعی و توجہ فرمائین گے جس طور سے کہ
اول مرتبہ سرگرمی ظاہر کرکے کامیابی کامل
حاصل فرمائی

تمت

۱۸۰۹